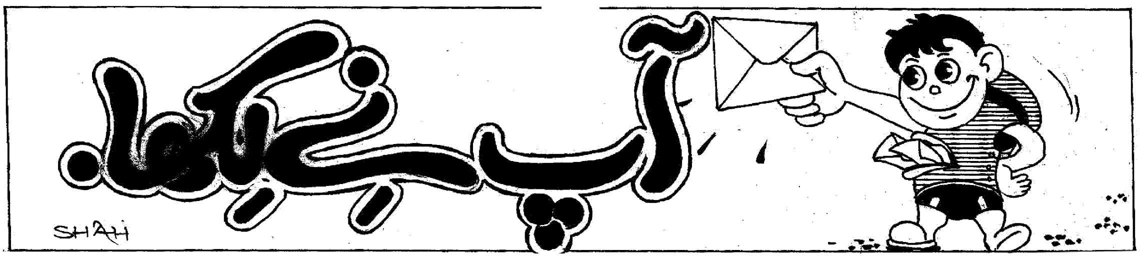

● 'بچوں کا ماہنامہ اُمنگ' کا فروری ۲۰۲۰ء کا شمارہ اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ ملا۔ سرورق پر کتابوں کو ظاہر کر کے اور کاپی قلم کے ساتھ کارٹون نے دل جیت لیا۔ مضامین میں ڈاکٹر انور ادیب نے ایشور چندو دیا ساگر کی زندگی پر خوب روشنی ڈالی ہے۔

عاکف سنبھلی نے 'ہم اردو کیوں پڑھیں' میں طلبا کو بڑے اچھے مشورے دیے ہیں۔ جیسے تلفظ درست کرنے کے لیے، زبان میں لطافت اور شیرینی کے لیے، ادبی سرمایے کی حفاظت کے لیے، اپنی تہذیب کے وابستہ رہنے کے لیے اور مذہب اسلام کو سمجھنے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام طلبا کو یہ سمجھ عطا کرے۔ یہ مشورے اور ہمارے لیے نافع ثابت ہوں۔

دیگر مضامین میں تعلیمی مسائل: معیار اور حل اور بابر کا سفر بہت اچھے لگے۔ ڈاکٹر شمیم احمد صدیقی کا ادبی کوئز سلسلہ ہمیشہ کی طرح معلومات میں اضافہ ثابت ہوا۔ کہانیوں میں محمد قیوم میو کی 'عبرت ناک انجام' اور سید ضیاء الحسن کی 'آپا نے بلّی پالی' پسند آئیں۔ منظومات میں ڈاکٹر رؤف خیر، شمیم بیتاب اور ڈاکٹر عفت زرّیں نے شاعری کے معیار کو قائم رکھا ہے۔ یقیناً یہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مرسلہ: شبنم پروین، جے این یو، نئی دہلی

● 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' فروری ۲۰۲۰ء کے شمارے میں 'معلومات کی کسوٹی' کے تحت لفظ 'نبی' کے معنیٰ 'غیب کی خبر دینے والا'، لکھے گئے ہیں۔ یہ غلط ہے! اس کے معنیٰ تو صرف 'خبر دینے والا' ہیں۔ یہ اہم غلطی غلط عقیدت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

نوٹ: نبی کے معنیٰ وہ انسان جس پر وحی نازل ہو۔ 'معلومات کی کسوٹی' میں غالباً 'وحی' کو کثیر معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ وحی غیب سے آتی ہے۔ بہرحال آئندہ مزید احتیاط کی جائے گی۔ (ادارہ)

مرسلہ: ایس۔ اے۔ ابنِ غوری، حیدرآباد (تلنگانہ سرکار)

● 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' کا جنوری ۲۰۲۰ء کا شمارہ دستیاب ہوا۔ اداریہ میں بچوں کو امتحانات کی تیاری سے متعلق آپ کی گفتگو لائق تحسین ہے۔ اگر تمام طلبا اُن ہدایات کو اپنی گرہ سے باندھ لیں تو انھیں زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مضامین میں سید واجد علی شاہ کا یوم جمہوریہ، ڈاکٹر راحت مظاہری کا نوبل انعام یافتہ 'نیلس جوہر' کا تعارف اور وسیم سعید کا نیشنل لائبریری کی تاریخ بہت اہم اور معلوماتی مضامین ہیں۔ سید پرویز قیصر نے 'ٹسٹ کرکٹ میں ٹرپل سنچریاں' پر خوب روشنی ڈالی ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ کبھی کبھی سابق عظیم کرکٹروں سے بھی طلبا کو متعارف کرائیں۔ جیسے سر ڈان بریڈمین، سنیل گواسکر، دلیپ وینگسرکر، سینئر عبدالحفیظ، ووین رچرڈ وغیرہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان عظیم کھلاڑیوں نے

کرکٹ کی جو خدمت کی ہے، آج کے کھلاڑی اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں کر سکے ہیں۔

کہانیوں میں شمع اختر کاظمی کی 'آتمانانی کے تین سوال' بہت دلچسپ ہے۔ انھوں نے کہانی کے آخر میں بڑا اچھا مشورہ دیا ہے کہ مصیبت میں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے اور ہمت سے مقابلہ کرنا چاہیے کیوں کہ ہمت طاقت سے زیادہ کام کرتی ہے۔

نظموں میں جمیل فاطمی، مہدی پرتا بگڈھی اور علیم صبا نویدی نے متاثر کیا۔ مستقل کالم ہمیشہ کی طرح خوب ہیں۔

مرسلہ: سید فوق العارفین، جامعہ نگر، نئی دہلی

● جنوری ۲۰۲۰ کا شمارہ بروقت دستیاب ہوا۔ زیرِ نظر شمارے کا اداریہ طالب علموں کو دعوت غور وفکر دیتا ہے۔ مضامین میں سید واجد علی شاہ کا 'یومِ جمہوریہ' محمد رفیع انصاری کا 'سب سے بڑی ہے علم کی دھن' اور وسیم سعید کا 'نیشنل لائبریری کی تاریخ' نہایت ہی پُر مغز مضامین ہیں۔

تمام کہانیاں بھی پسند آئیں اور نظمیں بھی لائقِ تحسین ہیں۔ تمام قلمکاروں کو مبارکباد!

مرسلہ محمد آفتاب عالم، بھاگا، دھنباد (جھارکھنڈ)

● بچوں کے ماہنامہ اُمنگ کا تازہ شمارہ (جنوری ۲۰۲۰ء) موصول ہوا۔

اس شمارے کے مشمولات، مضامین، کہانیاں اور نظمیں سبھی عمدہ اور سبق آموز ہیں۔ ۲۶ر جنوری کے لحاظ سے مضمون (یوم جمہوریہ) واجد علی شاہ، بہت کارآمد ہے۔ مستقل عنوانات کے تحت آنے والے مشمولات بھی کارآمد اور دلچسپ ہیں۔ رسالے کے بیک کور پر جناب شاد عارفی کی تصویر کے ساتھ اُن کا مختصر تعارف اور ایک پیاری سی نظم (پیارے بچو!) نہایت کارآمد، سبق آموز اور معلوماتی ہے اور آپ کے اداریوں کا کیا کہنا۔ آپ کے اداریے تو بچوں اور اُن کے سرپرستوں کے لیے مشعلِ راہ ہوتے ہی ہیں۔ مبارکباد۔

اللہ تعالیٰ اردو اکادمی، دہلی کے سر پر آپ حضرات کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ (آمین)

مرسلہ: جمیل فاطمی، لکھمنیا، بیگوسرائے (بہار)

● شدت انتظار کے بعد جب بچوں کا ماہنامہ اُمنگ موصول ہوتا ہے تو ذوق مطالعہ کی تسکین کی شدت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جوش جنون میں پورا رسالہ سرسری انداز سے ختم کر دیتا ہوں، لیکن ذوق مطالعہ کی تکمیل کے بعد جب تنقیدی حیثیت سے دوبارہ دیکھتا ہوں تو مضمون سمجھ میں آتا ہی ہے اس میں غلطیاں اور خامیاں بھی نظر آجاتی ہیں۔

مئی کا شمارہ مجھے اکتوبر میں ملا۔ (ایم کنول جعفری) کی کہانی 'کاہلی کا انجام برا' پڑھی تو حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کیوں کہ موصوف کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ جن مخلوقات کے کان باہر ہوتے ہیں وہ انڈے نہیں بچے دیتے ہیں اور جن کے کان اندر ہوتے ہیں وہ انڈے دیتے ہیں بچے نہیں۔

اکتوبر کے شمارے میں 'سر سید احمد خاں کی تعلیمی اور ادبی خدمات' سے واقف کرایا تھا افسوس ہے کہ ایشیا میں جدید تعلیم کے بانی اتنی عظیم شخصیت (جن کے مداحوں میں علامہ اقبال بھی ہیں) کو ملک کا امتیازی نشان اور قومی ایوارڈ بھارت رتن نہیں ملا۔ اس جانب توجہ دینی چاہیے۔

مرسلہ: شفیق الرحمٰن صدیقی، مئو (یوپی)